الحکمۃ انٹرنیشنل
AL-HIKMAH INTERNATIONAL
زندگی شعور سے

الحکمۃ انٹرنیشنل کے زیر اہتمام

نفل عبادت کی ترغیب

www.KitaboSunnat.com

تالیف
الشیخ حامد بن خمس الجنیبی حفظہ اللہ

مترجم:
احسان الٰہی ظہیر
اسکالر الحکمہ انٹرنیشنل لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نفل عبادت کی ترغیب 2

رضائے الٰہی کا حصول: 3

نافلہ مؤکدہ: 4

مندوب کے متعلق امام شاطبی رحمہ اللہ کا قول: 4

نفل نماز کی فضیلت حدیث مبارکہ کی روشنی میں: 7

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے محبت کا اظہار: 7

عبادات میں کوتاہی پر آخرت میں پچھتاوا: 9

نوافل کی ادائیگی سے فرائض کی تکمیل: 10

عملِ صالح کرنے والے کی فضیلت قرآنی آیات کی روشنی میں: 11

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نفل عبادت کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، أما بعد

مقدمہ

سب سے پہلے یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ شریعت اسلامیہ نے انسانی نفس کو ابھارنے، اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی جانب مائل کرنے اور اس کی رضامندی و اطاعت پر حسب استطاعت ہمیشہ ثابت قدم رہنے کا حکم دیا ہے۔ تو شریعت اسلامیہ نے اعمال صالحہ پر ہمیشگی، اس کے لیے جانفشانی سے جدوجہد کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہر اس چیز کو طلب کرنے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیاوآخرت میں اہل اطاعت کے لیے اجر عظیم، برکت اور عافیت کا سبب بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے آپ سے محبت، مودّت اور اپنے قریبی بنالیا ہے، اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہت زیادہ محبت کرنے والے بن جائیں۔ تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ دنیا کی سب سے بڑی لذتیں حاصل کر سکے اور یہ ہی لذتیں انسان کو آخرت کی لذتوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ لذتیں مختلف ہوتی ہیں لیکن سب سے بڑی لذت تو وہی ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ تک اور اس کی رضا تک پہنچادیتی ہے۔ اسی لیے اہلِ ایمان نے اس بات کی تلاش کی کہ ان کو اطاعت سے کیا فائدہ پہنچے گا اور کیا چیز انہیں مخلوق کے رب کے قریب کرے گی۔

جیسا کہ اللہ کے نبی سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

﴿وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ﴾ [طه:84]

"اور اے پروردگار! میں نے تیرے حضور آنے میں جلدی کی کہ تو خوش ہو۔"

اور مومنوں کا یہ حال ہے کہ وہ اس چیز میں جلدی کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ راضی ہو، جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی قربت اور محبت کا سبب بنے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان کے ساتھ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اور لحہ بہ لحہ محبت کرتا ہے اور انہیں اپنی رضامندی کی رغبت دلاتا ہے۔ کبھی کبھار اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل کی رغبت دلاتا ہے اور کبھی کبھار ان کو اپنی جنت کی رغبت دلاتا ہے، جس کی چوڑائی زمین و آسمان جتنی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ سَارِعُوْۤا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ﴾ [آل عمران:133]

"اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں وزمین کے برابر ہے جو پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔"

ایک اور جگہ وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ [الحديد:21]

"اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کی طرح ہے، وہ ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اسی کو دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رضائے الٰہی کا حصول:

نیکی میں مقابلہ کرنا اور جلدی کرنا بندے کے ایمان کی خوبصورتی، اس کے اچھے مقصد اور اس کے رب کے لیے اس کی نیک خواہش کا ثبوت ہے۔ تاہم اہلِ ایمان یہ جان لیں کہ بندے کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند وہ چیز ہے جو اسے خدا کے قریب لاتی ہے، سو یہ اس وقت ہی ممکن ہے جب انسان اس کی طرف رجوع کرنے اور اس کی محبت سے لطف اندوز ہونے اور اس کی خوشنودی کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے امورِ دینیہ کو بجالاتا ہے۔ اس کی رضا کے لیے ایثار کرنا یہ اس کے ہاں نعمتوں کی تکمیل اور اسی ثواب کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اس فرمانبرداری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان سے بڑی بھلائی کا وعدہ کیا ہے جو اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیوب و نقائص سے پاک ہے، اس نے اپنی نافرمانی کرنے والوں کو دوسرے عذابوں سے ڈرایا ہے جس کو بندے برداشت نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پہ غور و فکر کریں، اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ [المائدہ:54]

”اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا، تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگوں کو لائے گا جن سے اللہ محبت کرے گا، اور وہ اللہ سے محبت کریں گے۔“

اور یہ ایسی صفت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے۔ وہ لوگ جو اس سے محبت کرتے ہیں اور اس محبت کی بنیاد محض اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں ہے، یہ صورتِ حال اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کا وجود نہ پایا جائے۔ اور بلاشبہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے مکمل طور پہ محبت کرنا ہی اصل توحید کی بنیاد ہے۔ اللہ کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنا ہی اصل اتباع ہے۔ تاہم سارے کے سارے دینِ اسلام کا دارو مدار اسی پر ہے، یعنی یہ دینِ اسلام کی اساس ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس وصیت میں اپنے رسول ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ [الحجر: 99]

اور اپنے رب کی عبادت کر، یہاں تک کہ تیرے پاس یقین آجائے۔“

اللہ کی طرف سے ایک عظیم حکم، جو اس نے اپنے نبی جناب محمدِ کریم ﷺ کو دیا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نبی پہ دعا اور سلامتی ہو، وہی ہے جس نے اس کے ماضی اور مستقبل کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ اس وصیت سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی اس وقت تک عبادت کرے جب تک کہ اس کے پاس یقین آجائے۔ اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ضرورت، انسانوں سے لے کر جنوں تک، ہر مخلوق میں موجود ہے، کیونکہ اس عبادت میں بندے کو مقاصد حاصل ہوتے ہیں تو بندہ بھی اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ سے ان کے حاصل ہونے کی امید رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جب تک بندہ اللہ تعالیٰ کی محبوب اور پسندیدہ چیز پہ قائم نہیں رہتا اس وقت تک اس کے دین اور دنیا کی حالت درست سمت کی طرف نہیں چل سکتی۔

شریعت جن چیزوں کی خواہش اور ترغیب دیتی ہے: ان میں سے ایک مستحب اطاعت ہے، جس طرح یہ ضروری اور واجب اطاعت پر ابھارتی ہے۔ اس کے متعلق شریعت نے ہمیں بہت سی آیات اور احادیث میں بھی ترغیب دلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ (نوافل) ادا کرنا، جو فرائض کی انجام دہی کی تکمیل کرتے ہیں۔ اسی طرح آدمی نوافل کا ارادہ کرتا ہے حالانکہ وہ اس پر واجب نہیں لیکن خوشی کے ساتھ تحفہ کے طور پر ادا کرتا ہے، جس طرح کہ نفلی نماز ہے۔ نوافل میں ہر وہ اطاعت اور عبادت شامل ہے جس سے بندہ خدا کا قرب حاصل کرتا ہے لیکن اس پر وہ اللہ سبحانہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وتعالیٰ کی طرف سے واجب بھی نہیں ہے، سو اس کا اطلاق ، کیا جائے گا جائز، نفل، مستحب اور سنت پر۔ اہلِ علم کے نزدیک ان کو درج ذیل دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے:

① نافلہ مؤکدہ (مؤکدہ نفلی نمازیں)

② نافلہ غیر مؤکدہ (غیر مؤکدہ نفلی نمازیں)

نافلہ مؤکدہ:

نافلہ مؤکدہ سے مراد یہ ہے کہ جن نمازوں کو سنت مؤکدہ کا نام دیا گیا ہے۔ یہ وہ نمازیں ہیں جن پر عبادات میں سے رسول اللہ ﷺ نے استقامت کی اور یہ فرضی نمازوں کے علاوہ ہیں۔

اور جہاں تک غیر مؤکدہ نفلی نمازوں کا تعلق ہے، جنہیں غیر مؤکدہ سنت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہی ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے عبادات میں شامل کیا تھا لیکن یہ واجب نہیں تھیں اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے ان پر ہمیشگی اختیار کی ہے۔ تا آنکہ یہ اس لائق ہے کہ یعنی یہ جاننا ضروری ہے کہ مندوب اس واجب کا خادم ہے جس کے ذریعے وہ اس (واجب) کی تکمیل کرتا ہے اور اسے یاد دلایا جاتا ہے۔

مندوب کے متعلق امام شاطبی رحمہ اللہ کا قول:

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مندوب جب قابلِ اعتبار ہو تو اس پر اعتبار کرتے ہوئے آپ فرض کو عام طور پر سابقہ غور و فکر سے زیادہ سمجھیں گے تو آپ اسے واجب کا بندہ پائیں گے کیونکہ یا تو یہ اس کا تعارف ہے، تکملہ ہے یا پھر یہ ایک ضمیمہ ہے، تو برابر ہے کہ یہ پھر واجب کی قسم میں سے ہو گا یا نہیں ہو گا۔ سو اگر وہ واجب کی قسم میں سے ہو گا جیسے نفلی نمازوں کے ساتھ فرضی نمازیں، نفلی روزہ، صدقہ، حج اور اس طرح کی اقسام کے علاوہ کوئی دوسری چیز مثلاً بدن کی نجاست کو دور کرنا، صاف کپڑے زیب تن کر کے عبادت کرنا، نماز ادا کرنا، مسواک کرنا، زیب و زینت کا استعمال، روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور روزے کی حالت میں لایعنی (فضول) گفتگو سے پرہیز کرنا۔ سو اگر کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے تو یہ واجب کی تمام اقسام کے ساتھ منسلک (ملا) ہوتا ہے۔ اور شاذ و نادر ہی کوئی ایسا کرتا ہے، تو ایسا کرنے پہ پھر وہ مکمل طور پر مندوب کے جزء کا حصہ بن جاتا ہے۔“[1]

مندوب؛ جیسا کہ امام شاطبی رحمہ اللہ نے کہا ہے: یا تو یہ فرض کا تعارف ہے، اس کی تکمیل ہے یا اس کی یاد دہانی ہے، چاہے وہ مندوب اس فرض کی قسم کی جنس میں سے ہو یا اس فرض کی قسم کی جنس میں سے نہ ہو۔ اگر آپ کو یہ مطلب معلوم ہے تو آپ کو ہر اس چیز کے بارے میں بہت احتیاط کرنی چاہیے جو اس فرض کو پورا کرتی ہے، اس کی یاد دلاتی ہے یا اس کا مقدمہ (تعارف) ہے۔ اس لیے نفلی اعمال میں سے سب سے بڑی چیزیں قرآن سے لگاؤ، تکبیر، تسبیح اور استغفار سے متعلق ہیں۔ نیز غیر واجب صدقات کی ادائیگی سے جن کا تعلق ہے، جیسا کہ نوافل، حج و عمرہ کے دوران سفر اور دیگر تمام نفلی عبادات سے متعلق ہے اور یہ سب چیزیں بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہیں۔ اسے فرائض کو یاد دلانے، ان کو پورا کرنے کے لیے یا اس کے ساتھ اس کی مدد کرنے اور اس کے مقدمے سمیت تمام چیزیں شامل ہیں۔

1 الموافقات، امام شاطبی: 1 / 239

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف اگر بندہ جانتا ہے کہ ایمان کی کمی کا سب سے بڑا سبب اطاعت میں کمی ہے، کیونکہ بلاشبہ ایمان بڑھتا اور کم بھی ہوتا ہے۔ ایمان کی کمی اور زیادتی کی وجہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لحاظ سے ہے۔ یعنی (بندہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا اس قدر ایمان میں کمی اور زیادتی والا معاملہ پایا جائے گا)۔ خلوصِ دل کے ساتھ عبادت کرنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اوپر ایمان رکھنا ایمان میں زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے اس فرمان سے اس سے دلیل لی جاسکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نفلی عبادات کو کس قدر خوشی اور حرص کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كانَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ إذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ، وَكانَ إذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ، أَوْ مَرِضَ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. قالَتْ: وَما رَأَيْتُ رَسولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حتَّى الصَّبَاحِ، وَما صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إلَّا رَمَضَانَ))[1]

”رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اس کو برقرار رکھتے اور جب آپ ﷺ رات سوتے رہ جاتے یا بیمار ہو جاتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (کبھی) نہیں دیکھا کہ آپ نے ساری رات صبح تک نماز پڑھی ہو اور نہ (کبھی) آپ ﷺ نے رمضان کے سوا مسلسل مہینے بھر کے روزے رکھے۔“

نبی کریم ﷺ کا یہ مبارک معمول تھا کہ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کو ایسا کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا:

((مَن نامَ عن حِزْبِهِ، أَوْ عن شيءٍ منه، فَقَرَأَهُ فِيما بيْنَ صَلاةِ الفَجْرِ وصَلاةِ الظُّهْرِ؛ كُتِبَ له كَأنَّما قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ))[2]

”جس کسی کا حزب (قرآن کا 1/7 حصہ جو عموماً ایک رات میں تہجد کے دوران میں پڑھا جاتا تھا) یا اس کا کچھ حصہ سوتے رہ جانے کی وجہ سے رہ گیا اور اس نے اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اس کے حق میں یہ لکھا جائے گا، جیسے اس نے رات ہی کو اسے پڑھا۔“

اور یہ ان کے ساتھیوں کے لیے ایک ترغیب تھی کہ وہ نفلی عبادت والے اعمال (جن کی وہ ادائیگی) کر رہے ہیں ان کو ترک نہ کریں۔ آپ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ))[3]

”اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کے سلسلہ میں میری مدد فرما۔“

بلکہ نبی کریم ﷺ اپنے ساتھیوں کو نیک کاموں کو (نوافل میں سے) ترک کرنے کے خلاف ڈراتے تھے کہ کہیں وہ اس کو چھوڑ نہ دیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے لیے کہا:

1 صحیح مسلم:1744

2 صحیح مسلم:1745

3 صحیح أبي داود:1522 (صحیح)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ))[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبد اللہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا وہ رات میں عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔"

چنانچہ نبی کریم ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی:

((اللهم إني اسالك الثبات في الامر))[2]

"اے اللہ! میں تجھ سے اس معاملے میں استقامت کا سوال کرتا ہوں۔"

نبی کریم ﷺ اپنے رب سے دین پر ثابت قدم رہنے کے متعلق سوال کرتے تھے، کیونکہ وہ اس کی اطاعت اور عبادت کرنے والے تھے۔ نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کو خبر دار کرتے (ڈراتے) رہتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو چھوڑ کر کسی اور کے لیے غفلت کا شکار ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا:

((إِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً ثُمَّ فَتْرَةً فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى بِدْعَةٍ فَقَدْ ضَلَّ وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى سُنَّةٍ فَقَدْ اهْتَدَى))[3]

"ہر عمل کی ایک تیزی ہوتی ہے جو کچھ عرصے بعد ختم ہو جاتی ہے سو جس کی تیزی کا اختتام اور انقطاع بدعت کی طرف ہو وہ گمراہ ہو گیا اور جس کی تیزی کا اختتام سنت پر ہوا تو وہ ہدایت پا گیا۔"

اور نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ جس چیز کے متعلق اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رغبت دلاتے تھے تو اسی کو اپنے اللہ سے حدیث قدسی کی شکل میں روایت کرتے ہیں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((إِنَّ اللهَ قالَ: مَن عادَى لي وَلِيًّا فقَدْ آذَنْتُهُ بالحَرْبِ، وما تَقَرَّبَ إلَيَّ عَبْدِي بشَيءٍ أحَبَّ إلَيَّ ممَّا افْتَرَضْتُ عليه، وما يَزالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إلَيَّ بالنَّوافِلِ حتَّى أُحِبَّهُ، فإذا أحْبَبْتُهُ، كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذي يَسْمَعُ به، وبَصَرَهُ الَّذي يُبْصِرُ به، ويَدَهُ الَّتي يَبْطِشُ بها، ورِجْلَهُ الَّتي يَمْشِي بها، وإنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، ولَئِنِ اسْتَعاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وما تَرَدَّدْتُ عن شيءٍ أنا فاعِلُهُ تَرَدُّدِي عن نَفْسِ المُؤْمِنِ؛ يَكْرَهُ المَوْتَ، وأنا أكْرَهُ مَساءَتَهُ))[4]

"کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کرکے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں

---

1 صحیح البخاری:1152

2 مسند احمد:17114، سنن الترمذی:3407

3 مسند احمد:23474 (صحیح)

4 صحیح البخاری:6502

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔"

نفل نماز کی فضیلت حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے لیے نوافل نماز کے ذریعے اپنی قربت حاصل کرنے کو اس کی محبت کے اسباب میں سے بنا دیا ہے۔ پس جب بندہ اپنے رب کی محبت حاصل کر لیتا ہے تو اس کو ہر وہ چیز حاصل ہو جاتی ہے جو اللہ عزوجلّ نے اس حدیث میں فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے ذریعے حدیث میں فرمادیا ہے:

"پس جب میں بندے سے محبت فرماتا ہوں تو "كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِه""میں اس بندے کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے""وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يَبْصِرُ بِه""اس بندے کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے،"وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا" میں اس بندے کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے،"وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا" اور میں اس بندے کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے محبت کا اظہار:

یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے محبت کا اظہار ہے۔ اگر اس حالت میں ہے، تو اس کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے دین اور دنیاوی زندگی میں کامیاب اور ہدایت یافتہ ہو۔ اس کی سماعت میں، خدا تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ یہ سماعت کامیاب ہو جائے جو جائز ہے۔ جو سنتا ہے وہ اسے اللہ تعالیٰ کے قریب لاتا ہے، بلکہ یہاں تک کہ وہ اس سے آگے بڑھ کر سنتا ہے تو اس کی دنیوی زندگی میں بھی بھلائی ہوگی اور اسی طرح وہ اپنی نظر کی حفاظت کرتے ہوئے صرف وہی دیکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے آنکھیں چراتا ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کی آنکھوں کو دنیا کے امورِ صحیحہ کو دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کے لیے بنایا ہے۔ اسی طرح انسان کے پاس ہاتھ ہیں، لہٰذا ناانصافی نہ کرو اور وہ کام نہ کرو جن پر اللہ رب العزت کی رضا نہیں نافرمانی میں سے جو انسان اپنے ہاتھوں سے کرتا ہے۔ اسی طرح انسان اگر وہ اس (دنیا) میں چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے موافق چلتا ہے۔ سو اگر وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احکام واطاعت کے تابع ہو کر چلتا ہے تو اس کی دنیا کی بھی اصلاح ہوتی ہے اور اس کے معاملات، اس کی سماعت، بصارت، اس کے ہاتھ اور پاؤں بھی اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو جاتے ہیں۔ اور یہ چاروں چیزیں روح کی اصل میں سے ہیں۔ ان کے ذریعے دین ودنیا کے معاملات کی اصلاح ہوتی ہے، اس لیے اگر چاہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطالعہ ضرور کریں۔

جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [النحل:97]

"جس کسی نے اچھا کام کیا خواہ مرد ہو خواہ عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو (یاد رکھو) ہم ضرور اسے (دنیا میں) اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور آخرت میں بھی ضرور اسے اجر دیں گے، انہوں نے جیسے جیسے اچھے کام کیے ہیں اسی کے مطابق ہمارا اجر بھی ہوگا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ))[1]

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے عمل کراتا ہے، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیسے عمل کراتا ہے؟' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'موت سے پہلے اسے عمل صالح کی توفیق دیتا ہے۔“

اور بندے کے لیے یہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ شعور حاصل کرے کہ جب کبھی بھی وہ اللہ تعالیٰ کے اطاعت والے کاموں زیادتی کرے گا، تو اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی اس سے محبت بڑھتی جائے گی، جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرا بندہ نفلی عبادات کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا﴾ [مریم:96]

”اے پیغمبر! جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عملوں میں لگ گئے ہیں یہ یقینی ہے کہ خدائے رحمان ان کے لیے (دلوں میں) محبت پیدا کردے (یعنی لوگ ان کی طرف کھنچیں گے اور انہیں پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے)۔“

اسی طرح شدت سے بندے کو جو چیز اطاعت اور نفلی عبادات پر ابھارتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر اسے یاد ہو کہ جب کفار و مشرکین جہنم کی آگ میں ہوں گے تو ان میں سے سب سے بڑی چیز جس کی وہ خواہش اور تلاش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ اعمال صالحہ کریں جو کہ ان کے لیے اس دنیا کی زندگی میں ممکن تھے اور جو ان کے لیے دنیا کی زندگی میں تیار کیے گئے تھے۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ﴾ [فاطر: 37]

”اور وہ اس میں چلائیں گے، اے ہمارے رب! ہمیں نکال لے، ہم نیک عمل کریں گے، اس کے خلاف جو ہم کیا کرتے تھے۔ اور کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہیں دی کہ اس میں جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا حاصل کر لیتا اور تمھارے پاس خاص ڈرانے والا بھی آیا۔ پس چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔“

اے بندہ مومن! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لیے ایک نصیحت ہے، تاکہ تم یہ جان لو کہ جب تک آپ اس دنیاوی زندگی میں ہیں، آپ کو جو کچھ کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ آپ اطاعت میں عملِ صالح اور نوافل کو ادا کرنے کی رغبت رکھیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اہلِ کفر و شرک کی جہنم کی آگ میں اس قدر خطرناک حالت ہوگی کہ وہ نیک اعمال کرنے کی خواہش کریں گے اور اس دنیا میں واپس لوٹنے کی بھی خواہش کریں گے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ(12) وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

---

1 سنن الترمذی: 2142 (صحیح)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(13) فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (14)﴾

[السجدہ:12،13،14]

”اور کاش! تو دیکھے جب مجرم لوگ اپنے رب کے پاس اپنے سر جھکائے ہوں گے اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور ہم نے سن لیا، پس ہمیں واپس بھیج، کہ ہم نیک عمل کریں، بے شک ہم یقین کرنے والے ہیں۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے اور لیکن میری طرف سے بات پکی ہو چکی کہ یقینا میں جہنم کو جنوں اور انسانوں، سب سے ضرور بھروں گا۔ سو چکھو، اس وجہ سے کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا، بے شک ہم نے تمھیں بھلا دیا اور ہمیشگی کا عذاب چکھو، اس کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے۔“

عبادات میں کوتاہی پر آخرت میں پچھتاوا:

تو اس سے بڑا ندامت اور پچھتاوا کیا ہے؟ جو دنیوی زندگی میں اعمالِ صالحہ کرنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود نیک اعمال کرنے سے غافل رہے، جو نیک اعمال کو دنیا کی زندگی میں کرنے کی استطاعت رکھتے ہوئے ترک کر دے، سو یہ وہ چیز ہے جو بندے کی حالت میں نہیں ہونی چاہیے۔ پس جو بندہ جانتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اس سے لازماً اس کے کام کے بارے میں اور اس زندگی کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اس نے اس دوران کیا کیا؟ اور اس پریڈ میں اس نے اطاعت کو کتنا قائم کیا، اس نے کیا کوتاہی کی، اور کس حد تک اس نے نافرمانیوں اور گناہوں سے اجتناب کیا۔ ہم خدا سے دعا گو ہیں کیونکہ وہ سب سے اعلیٰ ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو اس دنیاوی زندگی میں غفلت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ پھر یاد رکھیں! کہ نوافل فرضی عبادات کی تکمیل کے لیے ہوتے ہیں، سو اس میں ایک بہت بڑی چیز یہ ہے کہ بندے کا نوافل کی ادائیگی میں رغبت رکھنا اور اس کی طرف قصد کرنا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إنَّ أوَّلَ ما يُحاسَبُ النَّاسُ به يومَ القيامةِ مِن أعمالِهم الصَّلاةُ، قال: يقولُ ربُّنا عزَّ وجلَّ لملائكتِه -وهو أعلَمُ-: انظُروا في صلاةِ عبدي أتمَّها أم نقَصَها؟ فإنْ كانت تامَّةً كُتِبتْ له تامَّةً، وإنْ كان انتقَصَ منها شيئًا، قال: انظُروا، هل لعبدي مِن تطوُّعٍ؟ فإنْ كان له تطوُّعٌ، قال: أَتِمُّوا لعبدي فريضتَه مِن تطوُّعِه. ثمَّ تؤخَذُ الأعمالُ على ذاكم))[1]

”سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر وہ درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہو گیا۔ اور اگر وہ خراب ہوئی تو وہ ناکام رہا اور خسارے میں گیا۔“ ہمام کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ یہ الفاظ قتادہ کے ہیں یا روایت (حدیث) کے ہیں۔ ”اگر اس کے فرضوں میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (اے فرشتو!) دیکھو، کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل ہیں؟ تو ان کے ساتھ اس کے فرضوں کی کمی پوری کی جائے گی۔ پھر باقی اعمال میں بھی اسی طرح (حساب) ہو گا۔“

---

1 سنن ابی داود: 865 (صحیح)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نوافل کی ادائیگی سے فرائض کی تکمیل:

بعض اہلِ علم کا کہنا ہے:

"کہ یہ صرف نماز کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ تمام دیگر عبادات میں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان میں موجود نقائص کو دور کر دیتا ہے جب بندہ نفلی عبادات کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح بندہ نفلی عبادات کی طرف رغبت رکھتا ہے (خوشی کے ساتھ کرنے کی خواہش رکھتا ہے) کہ اس کی اطاعت اور نفلی اعمال کو بجالانے کی وجہ سے یہ اعمال پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں یعنی اس کے پچھلے گناہ ان اعمال کو کرنے کی وجہ سے معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

جیسا کہ رسول ﷺ کا فرمان اس بات کی صراحت میں موجود ہے:

((مَن تَوَضَّأَ نَحوَ وُضُوئِي هذا ثُمَّ قامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لا يُحَدِّثُ فِيهِما نَفْسَهُ غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ))[1]

"جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے۔ تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

تفصیلی حدیث کچھ یوں ہے، ملاحظہ فرمائیں:

((أنَّ عُثْمَانَ بنَ عَفّانَ رَضِيَ اللهُ عنه دَعا بوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاثَ مَرّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ واسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وجْهَهُ ثَلاثَ مَرّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ اليُمْنَى إلى المِرْفَقِ ثَلاثَ مَرّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ اليُسْرَى مِثْلَ ذلكَ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ اليُمْنَى إلى الكَعْبَيْنِ ثَلاثَ مَرّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ اليُسْرَى مِثْلَ ذلكَ. ثُمَّ قالَ: رَأَيْتُ رَسولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هذا، ثُمَّ قالَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ: مَن تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هذا ثُمَّ قامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لا يُحَدِّثُ فِيهِما نَفْسَهُ غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ))[2]

"سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے (حمران سے) پانی کا برتن مانگا۔ (اور لے کر پہلے) اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا۔ اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا۔ اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر (پانی لے کر) ٹخنوں تک تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے۔ تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

اور آپ ﷺ نے آگے فرمایا:

((مَن نَسِيَ صَلاةً فَلْيُصَلِّها إذا ذَكَرَها، لا كَفّارَةَ لَها إلّا ذلكَ))[3]

"جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اسے پڑھ لے، یہی اس کا کفارہ ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی اور کفارہ نہیں۔"

---

1 صحیح البخاری:164

2 صحیح البخاری:159

3 صحیح مسلم:684

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عملِ صالح کرنے والے کی فضیلت قرآنی آیات کی روشنی میں:

سو اس سب کا مطلب بندے کا اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں رغبت رکھنا ہے۔ تاکہ ان کی ایسی حالت ہو جیسا کہ سیدنا زکریا علیہ السلام اور ان کے اہل کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عظیم میں ارشاد فرمایا:

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ [الانبیاء:90]

”پس ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کے لیے صحت مند کر دیا۔ یہ لوگ نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنے والے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارنے والے تھے۔“

اور ان کی حالت صالحین کی حالت جیسی ہو، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ (17) وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (18) وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (19)﴾ [الذاریات:17،18،19]

”وہ رات کے بہت تھوڑے حصے میں سوتے تھے۔ اور رات کی آخری گھڑیوں میں وہ بخشش مانگتے تھے۔ اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والے اور محروم کے لیے ایک حصہ تھا۔“

مزید ان کی حالت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ [السجدہ:16]

”رات میں ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اپنے رب کو اس کے عذاب کے ڈر سے اور اس کی جنت کی لالچ میں پکارتے ہیں اور ہم نے انہیں جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

اور یہ سب کچھ واجب ہے کہ جس میں مومن بندہ اُس چیز کی امید رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس ڈر سے کہ اس کے اعمال کو رد کر دیا جائے گا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ (60)﴾ [المؤمنون:60]

”اور جو دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس سے ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

تو ضروری ہے کہ بندہ اطاعت کو بجالانے والا، نافرمانی اور اللہ تعالیٰ کے قبول نہ کرنے سے ڈرنے والا ہو۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور آپ کو وہ کام کرنے میں مدد دے اور توفیق بخشے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، اور اللہ تعالیٰ سب سے بلند اور علم والا ہے۔ درود و سلام ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔ تمام تعریفیں اسی ذات پاک کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “